

3 مالی شعبے کی صحت

3.1 عمومی جائزہ

قانون کے مطابق اسٹیٹ بینک کو زری اور مالی نظام کے استحکام کی ذمہ داری تفویض کی گئی ہے۔ زری پالیسی کا بنیادی مقصد قیمتوں کا استحکام ہے جبکہ مالی استحکام کو اس کے ثانوی مقصد کی حیثیت حاصل ہے جس سے مالی نظام کی صحت مندی کو یقینی بنانے میں مدد ملتی ہے۔ اس طرح اسٹیٹ بینک بطور مرکزی بینک اور بینکاری شعبے کے ضابطہ کار کی حیثیت میں مالی استحکام برقرار رکھنے کے لیے اپنا دوہرا کردار کرتا ہے۔

مالی استحکام کی جانچ کے لیے اسٹیٹ بینک کے موجودہ فریم ورک میں بینکاری شعبے کے استحکام پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ ادارے کی سطح پر مالی استحکام کو اسٹیٹ بینک کے اہم گروپس کی مشترکہ کوششوں سے یقینی بنایا جاتا ہے۔ بینکاری پالیسی وضوابط گروپ (بی پی آر) بینکاری نظام کی جانچ اور استحکام کو یقینی بنانے کے لیے قانونی وضوابطی فریم ورک پر مسلسل نظر ثانی کے ساتھ ساتھ وقت کے بدلتے تقاضوں اور نگرانی کے نظام میں سامنے آنے والے مسائل کی روشنی میں پالیسی سازی کا کام بھی انجام دیتا ہے۔ دوسری جانب بینکاری نگرانی گروپ بر مقام اور فاصلاتی معائنے کے ذریعے بینکوں کے انفرادی استحکام کی جانچ کرتا ہے اور خطرے کے لحاظ سے ان کی درجہ بندی (ریٹنگ) کرتا ہے۔ زری پالیسی و تحقیق گروپ معاشی صورتحال کی پیش رفت اور زری و شرح مبادلہ کے امکانات کا تجزیہ فراہم کرتا ہے جس سے زری پالیسی کی تشکیل میں مدد ملتی ہے اور اس طرح قیمتوں میں استحکام کو یقینی بنایا جاتا ہے۔

مالی بحران کے حالیہ تجربے نے دنیا بھر کے ضوابطی حکام کو مالی استحکام کے موجودہ فریم ورک اور اسے یقینی بنانے کے لیے مرکزی بینکوں وضابطہ کاروں کے کردار کے بارے میں دوبارہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ متعدد امور پر زور دیا گیا ہے جن میں خرد محتاطیہ فریم ورک پر عملدرآمد، کفایت سرمایہ کے فریم ورک میں بہتری، تموین کی شرائط پر نظر ثانی، خطرے کا انتظام کرنے کے نظاموں و ماڈلز میں جدت لانا، نظمی خطرے کی نشاندہی کے لیے دباؤ کے جانچ کی مختلف تکنیکوں کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ کوائف ظاہر کرنے کی شرائط میں بہتری لانا شامل ہیں۔ اسٹیٹ بینک ان تمام امور کو اہمیت دیتا ہے اور ایسے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے اپنے قانونی، ضوابطی اور نگرانی کے فریم ورک کو مسلسل بہتر بناتے ہوئے انہیں بہترین عالمی معیارات اور کوڈز سے ہم آہنگ کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان بینکاری کی موثر نگرانی کے زیادہ تر بنیادی اصولوں پر عمل پیرا ہے اور جن اصولوں پر اب تک عمل نہیں کیا جا سکا ان پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

دنیا بھر میں مالی استحکام کے حوالے سے رونما ہونے والی حالیہ تبدیلیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے مالی سال 10ء کے دوران بینکاری نظام کے استحکام کو یقینی بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے جنہیں ذیل میں دیا گیا ہے۔

3.2 بینکاری نظام کے استحکام کو یقینی بنانا

3.2.1 کفایت سرمایہ میں بہتری لانا

اسٹیٹ بینک بڑے اور بھاری سرمائے کے حامل بینکوں کی پالیسی پر عملدرآمد کر رہا ہے۔ عالمی معاشی نمو میں سست روی اور مالی اداروں کی جانب سے سرمایہ جمع کرنے کی کوششوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے اپریل 2009ء میں کم از کم ادا شدہ سرمائے پر نظر ثانی کرتے ہوئے (علاوہ نقصانات) اس میں کمی کردی تھی۔ ملک میں انکار پوریٹ ہونے والے بینکوں سے سے کہا گیا تھا کہ وہ 31 دسمبر 2009ء تک اپنے کم از کم ادا شدہ سرمائے (علاوہ نقصانات) کو 6 ارب روپے تک کر لیں اور 31 دسمبر 2013ء تک بتدریج اضافہ کرتے ہوئے اسے بڑھا کر 10 ارب روپے تک لے جائیں۔ بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں (ڈی ایف آئیز) سے کہا گیا کہ وہ کم از کم 10 فیصد تک شرح کفایت سرمایہ کو برقرار رکھیں۔ سرمائے کی شرائط میں اضافے کا بنیادی مقصد مضبوط، محتاط اور بہتر مالی حیثیت کے حامل مالی اداروں کو فروغ دینا ہے۔ بینکاری کاروبار کی پُر خطر نوعیت خصوصاً عالمی مالی بحران کو مد نظر رکھتے ہوئے ضرورت اس امر کی ہے کہ مالی کاروبار کی ضابطہ کاری اور نگرانی کے لیے زیادہ احتیاط سے کام لیا جائے۔ سرمائے کی بلند سطح کی شرائط سے چھوٹے اور غیر نفع بخش مالی اداروں پر نظر رکھنے میں مدد ملی ہے۔

مالی سال 10ء کے دوران معاشی نمو میں سست روی اور سرمایہ بازار میں مندی کے باوجود بینکاری صنعت کی مالی صورتحال میں بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ کم از کم مطلوبہ سرمائے کی مقررہ سطح سے کم سرمائے کے حامل کچھ بینکوں نے ان شرائط کو اپنے اسپانسرز سے ملنے والے پیسوں سے پورا کیا جبکہ اس ضمن میں مزید سرمایہ کاری کی بھی توقع ہے۔ انضمام و تحویل کے کچھ سودے بھی تکمیل کے مراحل سے گزر رہے ہیں اور امید ہے کہ اس کا نتیجہ مزید مضبوط اور اچھی مالی حیثیت کے حامل بینکوں کی صورت میں برآمد ہوگا۔ 09ء کے دوران پوری بینکاری صنعت کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کا تناسب 14 فیصد کی اطمینان بخش سطح پر رہا۔ بینکوں کی اکثریت کی شرح کفایت سرمایہ 10 فیصد کی مطلوبہ سطح سے خاصی بلند رہی اور اس میں کافی نمو ہوئی ہے۔ اسٹیٹ بینک شرح کفایت سرمایہ کی مقررہ حد کو پورا نہ کرنے والے چند بینکوں کی مسلسل نگرانی کر رہا ہے۔

3.2.2 بازل دوم کے نفاذ میں پیش رفت

پاکستان میں شرح کفایت سرمایہ کے نظام کو جون 2006ء میں بازل دوم پر منتقل کر دیا گیا۔ پاکستان میں ڈیڑھ سال کے عرصہ میں بازل دوم کے سادہ طرز فکر کی بنیاد پر سرمائے کی شرائط کو جنوری 2008ء سے تمام بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کے لیے لازمی قرار دے دیا گیا تھا۔ تاہم جون 2008ء میں جدید طرز فکر پر عملدرآمد کو صوابدیدی قرار دیا گیا اور آئندہ پانچ برسوں میں جدید طرز فکر پر عملدرآمد کی منصوبہ بندی کرنے والے اداروں سے کہا گیا کہ وہ اپنا لائحہ عمل اسٹیٹ بینک کے پاس جمع کرادیں۔ مزید برآں اداروں میں خطرے پر مبنی سرمائے کی جانچ کے طریقہ کار کو متعارف کرانے کے لیے اگست 2008ء میں کفایت سرمایہ کی اندرونی جانچ کے عمل (آئی سی اے اے پی) کے متعلق رہنما خطوط جاری کیے گئے۔ بینکوں کو یہ سہولت بھی دی گئی ہے کہ وہ اپنے سائز، نوعیت اور آپریشنز کی پیچیدگی کو مد نظر رکھتے ہوئے خطرے کی جانچ کا کوئی بھی طریقہ کار اختیار کر سکتے ہیں۔

اگرچہ بینک جدید طرز فکر کو اختیار کرنے میں ابھی تک آزاد ہیں تاہم اسٹیٹ بینک بینکوں کے اندرونی انتظام کو بہتر بنانے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ اس ضمن میں بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں سے کہا گیا تھا کہ وہ اندرونی کریڈٹ رسک ریٹنگ سسٹم کو اختیار کریں اور تمام کارپوریٹ قرض گروہوں کی درجہ بندی (ریٹنگ) کی اطلاع ای سی آئی بی کو دیں۔ اسی طرح صارفین قرضوں کے حوالے سے بینکوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ تمام قرض دہندگان کی اسکورنگ شروع کر دیں۔ جون 2010ء سے صارفین اسکورنگ کی رپورٹنگ کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ آپریشنل خطرہ بھی اسٹیٹ بینک کے لیے اہمیت کا حامل ہے اور اسٹیٹ بینک متعدد ایسے آپریشنز پر غور کر رہا ہے جن سے بینکوں کو اپنے آپریشنل خطرے کی جانچ و انتظام کے جدید طریقہ کار پر عملدرآمد میں مدد ملے گی۔

حالیہ عالمی مالی بحران نے مالی اداروں کی ضابطہ کاری و نگرانی کے حوالے سے متعدد خامیوں کی نشاندہی کی ہے۔ بینک برائے عالمی تصفیہ (بی آئی ایس) اور دنیا بھر میں نگرانی کرنے والے حکام مالی استحکام کو یقینی بنانے کے لیے متعدد اصلاحات متعارف کرانے کے عمل سے گزر رہے ہیں۔ بی آئی ایس نے سیالیت کے خطرے اور بینکاری شعبے کو مزید پائیدار بنانے کے لیے عالمی معیارات متعارف کرائے ہیں۔ اس ضمن میں 2010ء کے آخر تک نئے معیارات کو حتمی شکل دے دی جائے گی جنہیں آخر 2012ء تک نافذ کرنا ہوگا۔ اسٹیٹ بینک نے حال ہی میں ان نئی تجاویز کے نفاذ کے اثرات کا جائزہ لیا ہے۔ جائزے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ کفایت سرمایہ سے متعلق ہمارے قواعد پہلے ہی خاصے قدامت پسند رجحان کے حامل ہیں اور بازل دوم میں مزید ترامیم کے ہمارے بینکوں کے قرض ادا کرنے کے تناسبات پر زیادہ اثرات مرتب نہیں ہوں گے۔

3.2.3 جامع نگرانی: ضروریات اور اسٹیٹ بینک کی کوششیں

نوے کی دہائی کے اوائل میں شروع ہونے والے مالی آزاد کاری پروگرام کے نتیجے میں پاکستان کے مالی شعبے اور اداروں میں خاصی تبدیلیاں آئی ہیں۔ مالی بازار میں نجی شعبے کے مالی اداروں کو داخلے کی اجازت دی گئی اور بڑے سرکاری بینکوں کی نجکاری کر دی گئی۔ سرمائے اور آجرانہ مہارت کی قلت کے باعث نئے بینکوں اور نجکاری شدہ بینکوں کو مستحکم ساکھ کے حامل پاکستانی آجروں اور غیر ملکی سرمایہ کاروں نے خریدا تھا۔ گذشتہ دہائی میں مالی بازار میں انضمام و تحویل کے کافی سودے ہوئے۔ 2000ء سے اب تک انضمام و تحویل کے 40 سے زائد سودے ہو چکے ہیں۔ جس کے نتیجے میں متعدد بینک ترقیاتی مالی ادارے اور انہیں چلانے والے گروپ ایسے شعبوں میں بھی اپنی سرگرمیاں انجام دے رہے ہیں جن سے وہ ضوابطی پابندیوں یا پھر عدم دلچسپی کی بنا پر اب تک گریزاں تھے۔ ان شعبوں میں اجارہ، بیمہ، اثاثوں کا انتظام، بروکریج اور دیگر غیر بینک مالی خدمات شامل ہیں جنہیں بینک یا ان کے گروپس الگ اداروں کے ذریعے فراہم کر رہے ہیں۔ بینکوں کو چلانے والے مختلف گروپس معیشت کے غیر مالی حقیقی شعبے سے بھی وابستہ ہیں جبکہ مالی اور غیر مالی شعبوں میں ان کے حصے کی غیر ملکی حدود سے آمد و رفت ہو سکتی ہے۔ مزید برآں، بینکوں کی جانب سے محدود پیمانے پر آفاقی بینکاری کی خدمات بھی فراہم کی جا رہی ہیں جس میں اجارہ و سرمایہ کاری بینکاری جیسی سرگرمیاں شامل ہیں۔ متنوع کاروباری سرگرمیاں اور ملکیت کی ساخت مختلف خطرات اور نگرانی کے بارے میں خدشات کو جنم دیتی ہے جنہیں ذیل میں دیا گیا ہے۔

مالی شعبے کی صحت

گروپ کے کسی ادارے کو دشواری سے بینک ترقیاتی مالی ادارے کا استحکام متاثر ہو سکتا ہے۔ ایسا رکن ادارہ بینک کا ذیلی ادارہ (یعنی خطرے کا چٹلی طرف پھیلاؤ) یا پیرنٹ ادارہ یا پیرنٹ کے زیر انتظام کوئی وابستہ ادارہ ہو سکتا ہے (یعنی خطرے کا اوپر کی طرف پھیلاؤ)۔

● بینک ترقیاتی مالی ادارہ گروپ کے دیگر اداروں کے ساتھ مل کر انفرادی قرض گیر، قرض گیر گروپ یا شعبے کا اکتشاف لے سکتا ہے جو محتاطیہ حدود سے باہر ہو یا بینکاری گروپ اثاثوں اور واجبات کی پروفائل کو پُر خطر بنا سکتا ہے۔

● ملکیت اور کارپوریٹ کی پیچیدہ ساخت کے نتیجے میں مختلف اہم مالکان اور منیجرز کے کردار و فرائض کے بارے میں ابہام پیدا ہو سکتا ہے۔

● کسی گروپ کی ملکیت اور انتظامی ساخت میں پیچیدہ گلیاں بڑھنے سے گروپ کے مالی اداروں کی نگرانی میں مشکلات پیش آ سکتی ہیں۔

● ضوابطی بطراج کے امکانات، جیسے کہ ایک گروپ پُر خطر کاروباری سرگرمیاں اپنے ایسے اداروں کو منتقل کر سکتا ہے جن کے ضوابط زیادہ سخت نہیں۔

● گروپ کے اندرونی سودوں میں قواعد و ضوابط سے انحراف اس گروپ کے بینک اور اس کے امانت گزار کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔

موجودہ کارپوریٹ ساخت کے چیلنجز کا ادراک کرتے ہوئے اور موثر بینکاری نگرانی کے بنیادی اصولوں (اصول نمبر 24- جامع نگرانی) میں سے ایک پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے بینکوں کی جامع نگرانی کے ایک منصوبے کا آغاز کیا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے 2007-08ء میں اندرونی طور پر ایک فریم ورک وضع کیا تھا جس پر بینکوں سمیت مختلف فورمز پر جامع تبادلہ خیال کیا گیا۔ مذکورہ فریم ورک اور قانون سازی میں مجوزہ ترامیم وزارت خزانہ اور سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) کو بھی فراہم کی گئیں۔ بعد ازاں، اسٹیٹ بینک، ایس ای سی پی اور متعدد دیگر ملکوں کے اہم ضوابطی اداروں کے مشیروں سے بھی اس پر جامع تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس غور و خوض کی روشنی میں پاکستان میں بینکوں اور مالی اداروں کی جامع نگرانی کے لیے ضروری اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے ایس ای سی پی کے ساتھ معلومات کے تبادلے اور ضوابطی مہارت کے حوالے سے مفاہمت کی ایک یادداشت پر بھی دستخط کیے ہیں۔ لاحق خطرات کے انتظام اور نگرانی کے لیے ایک مشترکہ ٹاسک فورس بھی تشکیل دی گئی ہے۔ اس ٹاسک فورس کے قیام کا مقصد مالی گروپوں کی باقاعدہ بنیادوں پر نگرانی کرنا اور کسی اہم دیوپیکر مالی ادارے میں بے قاعدگی کی صورت میں خطرات سے نمٹنے کے لیے اسٹیٹ بینک اور ایس ای سی پی کی جانب سے مشترکہ اقدامات تجویز کرنا ہے۔ ٹاسک فورس کے مقاصد و فرائض میں موثر جامع نگرانی کے کچھ اہم اصولوں کے تحت جامع نگرانی کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ اس ٹاسک فورس کے فرائض یہ ہیں:

● ضوابطی معلومات اور مہارت کے تبادلے کے لیے ایک منظم فورم کی فراہمی۔

● مالی صنعت کی ملکیت کی ساخت کا جائزہ اور سرفہرست دیوپیکر مالی اداروں کی نشاندہی کرنا، جو بینک کے مالک ہوں اور ان کی کارپوریٹ ساخت کا تعین کرنا۔

● بینکاری گروپس اور ان کے اداروں کی باقاعدہ بنیادوں پر نگرانی کرنا تاکہ پورے گروپ کی صحت کے متعلق علم ہو سکے۔

● جب بھی گروپ کے کسی حصے میں ایسا دباؤ پیدا ہوتا ہے جو بینک یا گروپ کے دیگر اداروں کے استحکام کو متاثر کر سکتا ہے تو اس پر باہمی تبادلہ خیال کے ساتھ ساتھ اس خطرے کو فوری طور پر کم کرنے کے لیے مشترکہ اقدامات بھی تجویز کیے جاتے ہیں۔

3.2.4 دباؤ کی جانچ

غیر معمولی لیکن قابل برداشت دھچکوں کے مقابلے میں بینکوں کی استقامت کو جانچنے کے لیے اسٹیٹ بینک 2004ء سے ہر سال بینک کے انفرادی جزوان کو استعمال کرتے ہوئے حساسیت پر مبنی دباؤ کی جانچ کر رہا ہے۔ 2005ء میں تمام بینکوں کے لیے اپنی مالیات کے حساسیت پر مبنی دباؤ کی جانچ کو لازمی قرار دے دیا گیا تھا۔¹ حساسیت کا تجزیہ بینکوں کی مالی پوزیشن پر دھچکوں کے اثرات کا فوری لیکن خام جائزہ پیش کرتا ہے۔ لیکن اس میں مالی ادارے جن مالی و معاشی متغیرات میں رہتے ہوئے کام کرتے ہیں ان کے آپس میں روابط کو نظر انداز کیا جاتا ہے جبکہ منظر نامے پر مبنی تجزیہ مذکورہ روابط کے اثرات کی درست تصویر دکھاتا اور کاروباری چکروں کی حرکات کی عکاسی بھی کرتا ہے۔ منظر نامے پر مبنی تجزیہ اگرچہ پیچیدہ ہوتا ہے اور اس میں وقت لگتا ہے لیکن اس کے نتائج زیادہ قابل بھروسہ ہوتے ہیں۔ اس کی اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے جون 2008ء میں کریڈٹ کے دھچکوں کے مقابلے میں بینکاری نظام کی استقامت کو جانچنے کے لیے خطرہ قرض کے خرد دباؤ کی جانچ شروع کی تھی۔ اس میں جو ماڈل تجزیے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں ان سے آئندہ سہ ماہی میں نابدہنگی کی شرحوں کے بارے میں پیش گوئی کی جاتی ہے۔ دباؤ کی جانچ کی مہارت اندرونی طور پر حاصل کی گئی تھی اور دیگر علاقائی ملکوں اور دباؤ کی جانچ کرنے والے حکام کو بھی صلاحیت سازی کے پروگراموں کے ذریعے اس کی تربیت فراہم کی گئی ہے۔ ان میں نیپال کاراٹھریہ بینک اور بنگلہ دیش بینک شامل ہیں۔

3.2.5 انتظام خطر

بینکاری کی صنعت کے لیے انتظام خطر کا مضبوط اور جامع فریم ورک وضع کرنے کی خاطر اسٹیٹ بینک نے متعدد پالیسی اقدامات کیے ہیں:

الف۔ کوائف کے اظہار کی نئی شرائط اور مالی دہورتنگ پر اندرونی کنٹرولز

بینکوں کے لیے کوائف کے اظہار کی شرائط کو بدلتے ہوئے خطرات سے ہم آہنگ کرنے کے لیے مزید بہتر بنایا گیا ہے۔ نظر ثانی شدہ عالمی اکاؤنٹنگ معیارات (آئی اے ایس 1) کی شرائط کے مطابق بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ 30 جون 2010ء سے سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ مالی حسابات جمع کرائیں اور ان میں نفع و نقصان کھاتے (الگ نفع و نقصان کھاتے اور جامع آمدنی کا گوشوارہ) کی تیاری میں دو گوشواروں کا طرز فکر اختیار کیا جائے۔ بینکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ دستیاب برائے فروخت و وثیقہ جات کی باز قدر پیمائی میں فاضل (خسارے) کو صرف جامع آمدنی کے گوشوارے میں شامل کریں۔ تاہم اسی کو بیلنس شیٹ میں علیحدہ ظاہر کیا جائے گا؛ ایکویٹی سے نیچے کی مالی پوزیشن کا گوشوارہ۔ بیلنس شیٹ کا نام تبدیل کر کے اسے مالی پوزیشن کا گوشوارہ کر دیا گیا ہے۔

مالی رپورٹنگ کے حوالے سے کنٹرولز کو مزید بہتر بنانے کے لیے بینکوں سے کہا گیا ہے کہ وہ 30 ستمبر 2010ء کو ختم ہونے والی سہ ماہی کے لیے مالی رپورٹنگ پر اندرونی کنٹرول کے بارے میں ایک تفصیلی جائزہ رپورٹ 31 اکتوبر 2010ء تک اسٹیٹ بینک کے پاس جمع کرا دیں۔ یہ رپورٹ متعلقہ آڈٹ کمیٹی یا بورڈ آف ڈائریکٹرز سے منظوری کرانا ہوگی۔ اس جائزہ رپورٹ میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے پہلے جاری کیے جانے والے روڈ میپ پر عملدرآمد کے مراحل پر تفصیلی روشنی ڈالی جائے گی کہ وہ آئی سی ایف آر کی موزونیت کے متعلق رپورٹنگ پر کس حد تک عملدرآمد کر رہے ہیں، خامیوں کی نشاندہی اور اس ضمن میں کیے جانے والے اصلاحی اقدامات و کنٹرولز کی ٹیسٹنگ کے نتائج کو بیان کیا جائے گا۔ مزید برآں، بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کے آڈیٹرز کے لیے اب ضروری ہے کہ وہ سالانہ مالی گوشواروں میں آئی سی ایف آر پر رائے کا اظہار کرنے کے بجائے 31 دسمبر 2010ء کو ختم ہونے والے سال کے لیے متعلقہ بینک/ترقیاتی مالی ادارے کی انتظامیہ کے ذریعے اسٹیٹ بینک کے پاس ایک 'لوگ فارم رپورٹ' جمع کرائیں۔

ب۔ قرضوں کی درجہ بندی کے لیے تمویں کی شرائط میں مزید بہتری لانا

بینکاری نظام کو مستحکم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے قرضوں کی درجہ بندی اور تمویں کی شرائط کو ضمانت کی قیمت فروخت لازم کی سہولت کے ہندرج خاتمے کے ذریعے مزید بہتر بنایا ہے۔ یہ سہولت برے وقتوں میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ قرضوں میں حالیہ لگاؤ کے رد عمل کے طور پر اسٹیٹ بینک نے بڑھتے ہوئے خطرہ قرض سے پیدا ہونے والے دباؤ کو کم کرنے کے لیے بینکوں کو قیمت فروخت لازم کی سہولت سے استفادے کی اجازت دیتے ہوئے تمویں کی شرائط کو حقیقت پسندانہ بنایا ہے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران بینکوں کو ضمانت پر قیمت فروخت لازم کی سہولت سے استفادے کی اجازت دی گئی جو وعدہ کردہ اسٹاک، رہائشی و کمرشل رہن اور صنعتی جائیدادوں (صرف زمین و عمارت) کی قیمت فروخت لازم 40 فیصد ہوگی۔ اس ضمانت کو تمویں اخذ کرنے کے لیے درجہ بندی کی تاریخ سے تین سال تک کے غیر ادا شدہ قرضوں پر بطور ضمانت رکھا گیا ہے۔ یہ 30 ستمبر 2009ء سے

¹ اسٹیٹ بینک نے حساسیت پر مبنی دباؤ کی جانچ کے لیے دباؤ کی جانچ کے رہنما خطوط 2005ء میں جاری کیے تھے (دیکھئے 2005ء کا ایس ڈی سرکر 7)۔

نافذ العمل ہے۔ بعد ازاں، جون 2010ء سے رہن کرشل / صنعتی زمین (پلاٹ، اور جہاں عمارت تعمیر کی گئی ہے ان کے لیے زمین کی الگ قدر پیمائی کی دستیابی ضروری ہے) جسے اس مخصوص قرضے / سہولت کی درجہ بندی کی تاریخ سے تین سے چار سال تک کے غیر ادا شدہ قرضوں پر بطور ضمانت رکھوایا گیا ہے۔ تاہم یہ سہولت ایسے کیسز میں دستیاب ہوگی جہاں زمین کی قیمت فروخت لازم چار سال سے زیادہ پرانی نہ ہو۔

ج۔ امانتوں کے تحفظ کی اسکیم

مالی آزاد کاری کے پروگرام نے گذشتہ دو دہائیوں کے دوران بینکاری نظام کی ملکیت کی ساخت کو خاصا تبدیل کر دیا ہے۔ سرکاری بینکوں کی نجکاری کے ساتھ ساتھ نئے نجی بینکوں کی آمد کے باعث بینکاری نظام کے 80 فیصد اثاثے اب نجی شعبے کے بینکوں کے پاس ہیں۔ اس پیش رفت نے اس تحفظ کو تقریباً ختم کر دیا ہے جو امانت گزاروں کو بینک نیشنلائزیشن ایکٹ، 1974ء کے تحت دیا گیا تھا۔ اس طرح کسی بینک کے ناکام ہونے کی صورت میں امانتوں کی حفاظت کے معاملے کو ایک ثالثی اور امانتوں کے تحفظ کے مضمر طریقہ کار پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

اس تناظر میں اور امانتوں کے تحفظ کی ایک رسمی مفصل اسکیم کی اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے 2008ء میں امانتوں کے موثر تحفظ کا ایک مفصل فریم ورک بنانے کے ایک منصوبے کا آغاز کیا تھا۔ اس موضوع پر ایک 'نظری مضمون' تیار کیا گیا اور فریقین سے مشاورت کے بعد اسکیم تیار کی گئی ہے۔ امانت تحفظ فنڈ کے قیام کے متعلق قانون کا مسودہ تیار کر کے وزارت خزانہ کو منظوری کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ اس ایکٹ کے نافذ العمل ہونے سے اہل رچھوٹے امانت گزاروں کو تحفظ فراہم ہو جائے گا۔ نظام سے بینک کے ناکام ہونے کی صورت میں ٹیکس دہندگان سے تیل آؤٹ پیکیج کا بوجھ بھی اتار دیا جائے گا کیونکہ اس میں شریک بینک باقاعدگی سے اپنے حصے کا پریمیم ادا کریں گے۔

3.3 قانونی فریم ورک کو مضبوط بنانا

3.3.1 ایٹنی منی لائڈ رنگ روڈ ہشت گردی کے لیے مالکاری کو روکنا

2007ء میں ایک صدارتی آرڈیننس کے ذریعے ایٹنی منی لائڈ رنگ آرڈیننس جاری کیا گیا تھا۔ سپریم کورٹ کے احکامات کی روشنی میں مذکورہ آرڈیننس کو پارلیمنٹ سے منظوری کے بعد ایٹنی منی لائڈ رنگ ایکٹ 2010ء کے طور پر نافذ کر دیا گیا۔ اس طرح اس قانون کو ایک مستقل حیثیت حاصل ہو گئی۔

ایشیا پیفک گروپ برائے منی لائڈ رنگ نے 2009ء میں پاکستان کا ایک تجزیہ کیا تھا جس کے تحت ملک میں منی لائڈ رنگ اور دہشت گردی کی مالکاری کو روکنے کے لیے قانونی امور، قانون نافذ کرنے والے اداروں اور مالی ضابطہ کار کی مجموعی صلاحیت کا جائزہ لیا گیا تھا۔ اس تجزیاتی رپورٹ کی تنظیم کے جولائی 2009ء میں ہونے والے سالانہ اجلاس میں جامع غور و خوض کے بعد منظوری دی گئی۔ اسٹیٹ بینک نے اس سارے عمل کے دوران اور اس کے بعد سرگرم کردار ادا کیا۔ ایشیا پیفک گروپ کی سفارشات کے حصے کے طور پر اور ضوابطی شرائط کو مزید بہتر بنانے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو بروقت معلومات فراہم کریں اور ایسے کھاتہ داروں کے خلاف کارروائی کریں جو بینکوں کے ساتھ کاروباری روابط قائم کرنے کے لیے شناختی دستاویزات فراہم نہیں کرتے۔ تمام کھاتہ داروں سے نئے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ حاصل کیا جاتا ہے۔ فروری 2010ء تک نیا کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ نہ رکھنے والے کھاتہ داروں کی تعداد صرف تین فیصد ہے۔ بینکاری صنعت سے کہا گیا ہے کہ وہ ایسے مسائل کو باہمی مشاورت سے حل کریں۔ اس حوالے سے یو این ایس سی کی قراردادوں پر عملدرآمد کے لیے اقدامات کو بہتر بنانے کی خاطر عملدرآمد فورم کے دو اجلاس منعقد کیے جا چکے ہیں جن میں ایس ٹی آر کی رپورٹنگ، مانیٹرنگ کے سافٹ ویئر کی تنصیب و تیاری اور بینکوں کے عملے کو ضروری تربیت فراہم کی گئی۔

3.3.2 کارپوریٹ نظم و نسق پر توجہ مرکوز کرنا

اسٹیٹ بینک بینکاری کاروبار کی بدلتی رفتار سے ہم آہنگ ہونے کے لیے کارپوریٹ نظم و نسق کو مضبوط بنانے کے لیے ہمیشہ کوشاں رہا ہے۔ اور عالمی مالی بحران کے تناظر میں دنیا بھر میں منظر عام پر آنے والے کارپوریٹ نظم و نسق کے حالیہ اسکینڈلز سے بھی اس کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ کارپوریٹ نظم و نسق کے متعلق مقامیہ ضوابط کو عالمی اصولوں اور بہترین معیارات سے ہم آہنگ کرنے کے لیے ان پر مسلسل نظر ثانی کی جارہی ہے جن میں قابلیت و موزونیت ٹیسٹ بھی شامل ہے جس کے تحت پاکستانی بینکوں کے لیے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ قابلیت و موزونیت کے معیار کے مطابق اپنے بیرون ملک آپریشنز کے لیے اہم ایگزیکٹوز کی تقرری کی اسٹیٹ بینک سے پیشگی منظوری حاصل کریں۔ بینکوں رتق قاتی مالی اداروں کے ڈائریکٹرز، اسپانسرز اور چیف ایگزیکٹوز کے لیے ضروری متعدی کے طریقہ کار کو مزید بہتر بنایا گیا ہے۔ مزید برآں، بینکوں رتق قاتی مالی اداروں کو بورڈ کمیٹیز کے

اجلاسوں میں شرکت کرنے والے ان کے غیر ایگزیکٹو ڈائریکٹرز کو معاوضے کی ادائیگی میں سہولت دی گئی ہے جس سے بینک رتی قیامی مالی ادارے اعلیٰ قابلیت کے حامل پیشہ ور افراد سے بینک کے کارپوریٹ امور میں اہم معاملات پر بہترین مشورے حاصل کرنے کے قابل ہو گئے ہیں اور مرضی کے مطابق ان کی خدمات کے وقت کا تعین کر سکتے ہیں۔

3.3.3 بینکوں کی نجکاری اور تشکیل نو

حکومت پاکستان اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان سرکاری شعبے کے اداروں کی نجکاری کے لیے سرگرمی سے کوشاں ہیں تاکہ ان اداروں کی مسابقت اور آپریشنل کارکردگی کو بڑھایا جاسکے، ان کی ملکیت کی ساخت کو وسیع کیا جائے، کاروباری سرگرمیوں میں حکومت کی شرکت کو محدود کیا جائے، بجٹ کے وسائل پر بوجھ میں کمی کی جاسکے، ان کی آمدنی کو بڑھایا جائے اور ان کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم کو قومی قرض کی ادائیگی اور غربت کے خاتمے کے لیے استعمال میں لایا جاسکے۔ مذکورہ مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے نجکاری کمیشن کے پاس بینکوں اور دیگر شعبوں کی سرکاری انٹرپرائزز کی نجکاری کا ایک نظام الاوقات موجود ہے۔ 2009ء میں حکومت نے ایک نئی نجکاری پالیسی کا اعلان کیا تھا جس کے تحت انتظامی کنٹرول کے ساتھ 26 فیصد حصص کی فروخت کے ذریعے سرکاری نجی شراکت داری کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

حکومت پاکستان کے نجکاری کے منصوبے کے تحت نجکاری کمیشن نے 2006ء میں ایس ایم ای بینک کی نجکاری کا آغاز کیا۔ توقع کی جارہی تھی کہ یہ سودا 2008ء کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔ تاہم، عالمی مالی بحران کے باعث اس سودے کو بروقت مکمل نہیں کیا جاسکا۔ 2009ء میں تمام فریقین نے یہ فیصلہ کیا کہ نجکاری سے قبل ایس ایم ای بینک میں ری اسٹرکچرنگ کی ضرورت ہے۔ نئی حکمت عملی کے تحت اسٹیٹ بینک نے وزارت خزانہ کی مشاورت سے اس کی تشکیل نو کا طریقہ کار وضع کر دیا ہے جس پر مستعدی سے عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔

اسٹیٹ بینک ایف ڈی بیو بی ایل کی تشکیل نو نورنومر مایت کے لیے وزارت خزانہ کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔ حال ہی میں حکومت پاکستان نے ایف ڈی بیو بی ایل کو سرکاری شعبے کی انٹرپرائزز کے طور پر رکھنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے جس کے لیے اسٹیٹ بینک کے ذریعے نجی شراکت داروں سے اس کے حصص واپس خریدے جائیں گے۔ اس نئی حکمت عملی کے طریقہ کار پر نظر ثانی کی جارہی ہے۔

انجی بی ایف سی ایل کو کارپوریٹ بنانے کے بعد اس کی مالی تشکیل نو پر کام جاری ہے اور فریقین مقررہ میعاد میں اس ادارے کو نئے سانچے میں ڈھالنے کے منصوبے پر سرگرمی سے غور کر رہے ہیں۔ اس منصوبے میں مالی تشکیل نو مکمل ہونے کے بعد انجی بی ایف سی ایل کی مکمل نجکاری تجویز کی گئی ہے۔ جبکہ تشکیل نو کی تجاویز کے تحت ضروری ہے کہ حکومت وی ایس ایس پر آنے والی لاگت کے لیے مالی اعانت فراہم کرے، حکومت کی جانب سے انجی بی ایف سی ایل کے دعوے کی ادائیگی اور اسٹیٹ بینک کی انجی بی ایف سی ایل کو فراہم کی جانے والی قرضے کی سہولت کی ری شیڈولنگ و قرضہ ایکویٹی کا تبدل کیا جائے۔ پہلے قدم کے طور پر انجی بی ایف سی ایل نے مستقل ملازمین کے لیے وی ایس ایس کے ابتدائی مرحلے کا آغاز کر دیا ہے جبکہ مرکزی بینک کی جانب سے قرضے کی سہولت کی ری شیڈولنگ و قرضہ ایکویٹی تبدل کے متعلق انجی بی ایف سی ایل کی تجاویز پر اسٹیٹ بینک غور کر رہا ہے۔

3.3.4 بینکاری شعبے میں انضمام و تحویل

حال ہی میں ہونے والے سودوں میں ٹیلی نور پاکستان نے تعمیر مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ میں اکثریتی شیئر ہولڈنگ حاصل کر لی ہے۔ اے ایس بی کمپنیل لمیٹڈ اور نیٹ ورک لیزنگ کارپوریشن لمیٹڈ کو اے ایس بی بینک لمیٹڈ میں ضم کر دیا گیا۔ اسٹیٹ بینک نے عارف حبیب بینک لمیٹڈ اور ٹلس بینک لمیٹڈ میں اکثریتی شیئر ہولڈنگ کے حصول کی مشروط اجازت دی ہے جس کے تحت دو بینکوں کو ایک بینکاری کمپنی میں ضم ہونا پڑے گا۔ فیصل بینک لمیٹڈ کی جانب سے آر بی ایس پاکستان کی تحویل اور البرکہ اسلامک بینک (پاکستان آپریشن) اور ایم ایس گلوبل اسلامک بینک لمیٹڈ کا مجوزہ انضمام زیر غور ہے۔

3.3.5 بینکاری خدمات کی رسائی میں اضافہ

بینکوں کی شاخوں کے لائسنس جاری کرنے سے متعلق قانونی ڈھانچہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء اور بینکنگ کمپنیز آرڈیننس 1962ء میں دیا گیا ہے جبکہ خرد مالکاری بینکوں (ایم ایف بی) اور ان کی شاخوں کے لیے لائسنس مائیکرو فنانس انسٹی ٹیوشنز آرڈیننس 2001ء کے تحت جاری کیے جاتے ہیں۔ بینکنگ کمپنیز آرڈیننس 1962ء کی دفعہ 28

کے تحت اسٹیٹ بینک نے شاخوں کو لائسنس دینے کی ایک جامع پالیسی وضع کی ہے جس میں بینکوں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ شاخ کے مقام کا فیصلہ کرنے میں آزاد ہیں۔ اس پالیسی کا اہم مقصد وہی رہے گا جو علاقوں میں رسائی کی سطح کو بڑھانا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے تمام روایتی اسلامی بینکوں کے لیے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنی نئی شاخوں میں سے 20 فیصد پسماندہ علاقوں میں کھولیں۔ زیر جائزہ مدت کے دوران روایتی بینکوں کی تعداد میں 3.10 فیصد نمو ہوئی ہے اور یہ 8729 سے بڑھ کر 8999 ہو گئی ہیں۔ مذکورہ مدت کے دوران اسلامی بینکوں کی شاخیں 528 سے بڑھ کر 667 ہو گئیں جو ان میں 26.33 فیصد نمو کو ظاہر کرتا ہے۔ خرد مالکاری بینکوں کی شاخیں 7.09 فیصد نمو کے ساتھ 268 سے بڑھ کر 287 تک پہنچ گئی ہیں۔

3.3.6 بلا دفتر بینکاری

اسٹیٹ بینک ملک بھر میں بلا دفتر بینکاری کو فروغ دینے کے لیے سرگرمی سے کام کر رہا ہے تاکہ خدمات کی فراہمی کی لاگت کو کم کیا جاسکے اور اس کا دائرہ بینک کی سہولت سے محروم اور آبادی کے پسماندہ طبقوں تک وسیع کیا جائے۔ کمرشل بینک، مائیکرو فنانس بینک، موبائل فون آپریٹرز اور ٹیکنالوجی کی کمپنیوں سمیت بازار کے اہم فریق جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے مالی سہولتوں تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

اسٹیٹ بینک نے بلا دفتر بینکاری کے قواعد و ضوابط 2008ء میں ایک جامع حکمت عملی کے تحت جاری کیے تھے تاکہ بلا دفتر بینکاری کی ترقی کے لیے ضوابطی ماحول کو سازگار بنایا جائے۔ اسٹیٹ بینک نے تعمیر مائیکرو فنانس بینک کو ”ایزی پیس“ اور یو بی ایل کو او ایم این ون کی اجازت دی جبکہ پہلے مائیکرو فنانس بینک کا ماڈل پاکستان پوسٹ کے اشتراک سے تیار کیا جا رہا ہے۔ دہلی اسلامک بینک کو بھی متعدد عوامی مقامات پر بلا دفتر بینکاری کی اجازت دی گئی ہے۔ اسٹیٹ بینک اختراع اور فراہمی کے متبادل ذرائع کے فروغ کی حوصلہ افزائی کرتا رہا ہے اور اس ضمن میں ایم سی بی، کے اے ایس بی بینک اور حبیب بینک کو اپنے موجودہ کھاتے داروں کو موبائل فون بینکاری کی سہولت فراہم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

3.4 پاکستان میں اسلامی بینکاری کی صورتحال

2003ء میں پاکستان میں نئے انداز میں متعارف کرائے کے بعد سے اسلامی بینکاری مسلسل ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ جون 2010ء میں پاکستان میں اسلامی بینکاری کے مجموعی اثاثے بڑھ کر 411.1 ارب روپے تک پہنچ گئے ہیں جو جون 2009ء میں 313 ارب روپے تھے، اس طرح ان میں 31.1 فیصد نمو ہوئی ہے۔ اسلامی بینکوں کی امانتوں میں 38.5 فیصد کی تیز رفتار نمو ہوئی ہے اور جون 2010ء تک یہ بڑھ کر 329.8 ارب روپے تک پہنچ گئیں۔ سرمایہ کاری 21.5 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 235.5 ارب روپے ہو گئی ہے (دیکھئے جدول 3.1)۔

جدول 3.1: پاکستان میں اسلامی بینکاری کے رجحانات			
ارب روپے			
مجموعی اثاثے	مالکاری و سرمایہ کاری	امانتیں	ارب روپے
18.8	13.1	13.2	جون 04ء
54.0	37.2	37.8	جون 05ء
187.0	184.0	188.0	نمو (فیصد)
87.6	57.9	59.7	جون 06ء
62.0	56.0	58.0	نمو (فیصد)
157.9	89.2	107.4	جون 07ء
80.0	54.0	80.0	نمو (فیصد)
229.6	163.4	163.1	جون 08ء
45.0	83.0	52.0	نمو (فیصد)
313.0	193.8	238.2	جون 09ء
36.3	18.6	46.0	نمو (فیصد)
411.1	235.5	329.8	جون 10ء
31.3	21.5	38.5	نمو (فیصد)
عمومی اعداد و شمار			

3.1)۔ ساز میں اضافے کے باوجود شرح ہائے نمو 2004ء سے مسلسل بلند سطح پر رہی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عوام نے اسلامی بینکاری کو روایتی بینکاری کے بہتر متبادل کے طور پر قبول کرنا شروع کر دیا ہے۔ صنعت کا حصہ بھی بڑھ کر 6 فیصد سے زائد ہو گیا ہے اور اس کی امانتیں مجموعی بینکاری نظام کے 6.4 فیصد تک پہنچ چکی ہیں۔

اسلامی بینکاری اداروں کی تعداد بڑھ کر 19 ہو گئی ہے۔ ان میں سے چھ مکمل اسلامی بینک ہیں اور تیرہ روایتی بینک ہیں جنہوں نے اسلامی بینکاری کی شاخیں اور کاؤنٹرز کھولے ہوئے ہیں۔ اس کی شاخوں کا نیٹ ورک پھیل کر 667 تک پہنچ گیا ہے۔ روایتی اور اسلامی بینکاری کے حامل بینکوں دونوں کی شاخوں کی تعداد میں یکساں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے (دیکھئے جدول 3.2)۔

مجموعی معاشی سرگرمیوں میں سست رفتاری کے باوجود گذشتہ دو برسوں میں اس میں نمو کی رفتار کو مد نظر رکھتے ہوئے امید کی جاسکتی ہے کہ اسلامی بینکاری کی

صنعت آئندہ دو تین برسوں میں اپنا حصہ 12 فیصد تک کرنے میں کامیاب ہو جائے گی، جو پاکستان میں اسلامی بینکاری صنعت کے اسٹریٹجک پلان میں دیا گیا ہے۔

جدول 3.2: اسلامی بینکاری کے فریق (آخر جون)								
تعداد سے								
2010ء	2009ء	2008ء	2007ء	2006ء	2005ء	2004ء	2003ء	
6	6	6	6	4	2	1	1	اسلامی بینک (آپریٹنگ)
479	389	223	122	48	32	10	8	الف) اسلامی بینکوں کی شاخیں
13	12	12	13	11	9	5	0	اسلامی بینکاری شاخیں رکھنے والے روایتی بینک
188	139	103	61	39	30	10	0	ب) روایتی بینکوں کی صرف اسلامی بینکاری خدمات فراہم کرنے والی شاخیں
667	528	326	183	87	62	20	8	اسلامی بینکاری کی مجموعی شاخیں (الف+ب)

3.4.1 اسلامی بینکاری کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

زیر جائزہ مدت کے دوران اسٹیٹ بینک نے ملک میں اسلامی بینکاری کی صنعت کو فروغ دینے کے لیے جو اقدامات کیے ہیں انہیں ذیل میں دیا گیا ہے۔

شرعی معیارات کو اختیار کرنا

● پاکستان میں اسلامی بینکاری کے اداروں کی معیار بندی اور انہیں شرعی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا شعبہ اسلامی بینکاری کا ایک اہم مقصد ہے۔ اس ضمن میں 2005ء میں ماکاری کے اسلامی طریقوں کے خدوخال اور متعلقہ ماڈل سمجھوتے جاری کیے گئے تھے جن میں شریعت سے ہم آہنگ مصنوعات کی شرائط بیان کی گئی تھیں۔ ان رہنما خطوط کو بعد ازاں 2008ء میں لازمی قرار دے دیا گیا اور اس کے ساتھ یہ ہدایت بھی دی گئی کہ جن اسلامی طریقوں کے خدوخال اب تک تجویز نہیں کیے گئے، اسلامی بینکاری ادارے ان کے لیے اپنی شرعی مشیروں کی مشاورت سے اے اے او آئی ایف آئی کے معیارات کو بطور رہنما خطوط استعمال کر سکتے ہیں۔

● پاکستان میں اے اے او آئی ایف آئی کو اختیار کرنے کے لیے ان کا مسلسل جائزہ لیا جا رہا ہے۔ سال کے دوران اے اے او آئی ایف آئی کے چار معیارات کو اختیار کیا گیا۔ ان میں اے اے او آئی ایف آئی کا شرعی معیار نمبر 3 (قرض گیر کی جانب سے ادائیگی میں تاخیر) نمبر 08 (خریداری کا آرڈر دینے والے کا مراجمہ) نمبر 09 (اجارہ و اجارہ منتہا بالتملیک) اور نمبر 13 (مضاربہ)۔ ان معیارات پر یکم جولائی 2010ء سے عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔

● ان معیارات کی ان کا جامع جائزہ لینے کے بعد منظوری دی گئی ہے۔ اس مقصد کے لیے اسلامی بینکاری اداروں، شریعت مشاورتی فورم، اسٹیٹ بینک کے مختلف شعبوں اور اسٹیٹ بینک کے شریعت بورڈ سے مشاورت کی گئی ہے۔

● اگلے مرحلے میں شرک (مشارکہ) اور جدید کمپنیاں، سرمایہ کاری صکوک، ایک روایتی بینک کو اسلامی بینک میں ڈھالنے، سلم و متوازی سلم، استھناع اور متوازی استھناع کے شرعی معیارات کی منظوری دی جائے گی۔

روایتی بینکاری کی شاخوں کو اسلامی بینکاری کی شاخوں میں ڈھالنے کا معیار

اسلامی بینکاری کے آپریشنز انجام دینے والے روایتی بینکوں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کی شاخوں کو اسلامی بینکاری کی شاخوں میں ڈھالنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے تفصیلی معیار جاری کیا ہے۔ توقع ہے کہ انہیں ڈھالنے کے معیار سے اس عمل میں بہتری کے ساتھ ساتھ روایتی بینکوں کو اپنی روایتی بینکاری کی شاخوں کو اسلامی بینکاری کی شاخوں میں ڈھالنے میں سہولت ملے گی۔

اسلامی مالی خدمات بورڈ کے معیارات (آئی ایف ایس بی)

● اسٹیٹ بینک بعض نگرانی اور ضوابطی پہلوؤں پر آئی ایف ایس بی کے ساتھ تعاون کر رہا ہے۔ اسٹیٹ بینک، آئی ایف ایس بی کے ساتھ مختلف ورکنگ

گروپس، تکنیکی کمیٹیوں، اور اس کی کونسل سے متعلق امور پر کام کر رہا ہے۔ ان مشترکہ عالمی کوششوں کے نتیجے میں توقع کی جاسکتی ہے کہ اسلامی مالکاری کی ترقی کے لیے سازگار رکنرانی وضوابطی ماحول فراہم ہوگا۔

- پی ایل ایس کھاتے داروں کے منافع کو بہتر بنانے کا طرز عمل اور انتظام خطر و کفایت سرمایہ کے معیارات: اجناسی مراجمہ کے سودے پر آئی ایف ایس بی کے مسودے کا جائزہ اسلامی بینکاری صنعت کی مشاورت سے لیا جا رہا ہے۔
- اسٹیٹ بینک اسلامی مالی اداروں کے دباؤ کی جانچ اور سیالیت کے خطرے کے انتظام کے لیے رہنما ہدایات کی تیاری میں سرگرم کردار ادا کر رہا ہے۔ ان رہنما ہدایات سے اسلامی مالی اداروں کے ضوابطی اور انتظام خطر کے فریم ورک کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی جس سے اسلامی مالی نظام مزید مستحکم و مضبوط ہو جائے گا۔
- آئی ایف ایس بی کے ساتھ موقوف کمرشل خطرے کے جائزے میں تعاون کیا گیا اور اسلامی سرمایہ بازاروں کے ایک سروے کے انعقاد میں بھی مدد کی گئی۔

بین الاقوامی اسلامی مالی بازار (آئی آئی ایف ایم)

اسٹیٹ بینک آئی آئی ایف ایم کا بانی رکن بھی ہے۔ یہ ادارہ بحرین میں قائم ہے جس کی توجہ سیالیت کے انتظام کے حل نکالنے اور سودوں کی پیش بندی کے لیے دستاویزات کی معیار بندی پر مرکوز ہے۔ اسٹیٹ بینک کی نمائندگی آئی آئی ایف ایم بورڈ میں ہوتی ہے اور اس کی طویل مدتی سمت کے تعین میں سرگرم کردار ادا کرتا ہے۔ آئی آئی ایف ایم نے سال کے دوران رکن ملکوں تنظیموں کی سہولت کے لیے ماسٹر تھوٹ (پیش بندی) سمجھوتہ کا اجرا کیا تا کہ وہ ایسے سودے کر سکیں۔ اس کا اگلا قدم شرح منافع کے تبدیل اور کرنسی کے تبدیل کے لیے ماسٹر سمجھوتے کی تیاری ہے۔ اسٹیٹ بینک بھی آئی آئی ایف ایم کے ساتھ ان منصوبوں پر سرگرمی سے کام کر رہا ہے۔

آئی آئی ایف ایم اکتوبر نومبر 2010ء میں اسٹیٹ بینک کے اشتراک سے پاکستان میں ایک ورکشاپ کا انعقاد کرے گا جس میں پاکستان کے مالی شعبے کو ماسٹر تھوٹ سمجھوتے، شرح منافع اور کرنسی تبدیل کے بارے میں بریفنگ دی جائے گی۔

آگاہی مہم

آگاہی کی کمی اسلامی مالیات کی ترقی کے راستے میں حائل ایک اہم رکاوٹ ہے۔ اس لیے اس بارے میں آگاہی پیدا کرنا شعبہ اسلامی بینکاری کا اہم فریضہ ہے۔ سال کے دوران ملک میں اسلامی بینکاری کے بارے میں آگاہی بڑھانے کے لیے ایک جامع پروگرام تشکیل دیا گیا۔ اس پروگرام کی خصوصیات یہ ہیں:

- اسٹیٹ بینک کے مختلف شعبوں کے لیے تعارفی پروگرام
- روایتی بینکوں اور اسٹیٹ بینک کی سینئر مینجمنٹ کے لیے تعارفی پروگرام
- کاروباری برادری کے لیے تعارفی اجلاس
- ایس بی پی (بی ایس سی) کے ساتھ شراکت داری، تاکہ آگاہی پیدا کرنے کے لیے اس کے نیٹ ورک کو استعمال کیا جاسکے۔
- ماہرین اور طلبہ کے لیے تعارفی پروگرام
- حکومتی شعبوں اور ایجنسیوں کے لیے تعارفی پروگرام
- عوام

اسٹیٹ بینک اور روایتی بینکوں کی سینئر مینجمنٹ کے لیے دو تین گھنٹے کے سیشن کی منصوبہ بندی کی گئی ہے جن میں شریعت کے ممتاز علماء اسلامی بینکاری کے پیشہ ور ملازمین/اسٹیٹ

بینک کے شریعت بورڈ کے ارکان اس حوالے سے رہنمائی دیں گے۔ شعبہ اسلامی بینکاری ڈاکٹر عمر چھا پرا اور ڈاکٹر ضمیر اقبال جیسے ممتاز دانشوروں کے ساتھ ایسے سیشن کامیابی سے منعقد کر چکا ہے۔

مذکورہ بالا سطور میں جن اقدامات کا ذکر کیا گیا ہے ان کی کامیابی اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک کہ کاروباری برادری کو اس بات کا یقین نہیں ہو جاتا کہ اسلامی بینکاری کی خدمات حقیقی اور سچے اسلامی اصولوں کے مطابق انجام دی جا رہی ہیں اور وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ انہیں اسلامی بینکاری اداروں کی بینکاری خدمات سے استفادے میں فائدہ ہوگا۔ ایس بی پی (بی ایس سی) کی شراکت داری کے تحت بی ایس سی کے فیلڈ دفاتر کو یہ ذمہ داری دی گئی ہے کہ وہ ملک بھر کی کاروباری برادری سے رابطہ کریں۔ ایس بی پی بی ایس سی کے فیلڈ دفاتر کو استعمال کیا جا رہا ہے اور اس کے ساتھ ملک کے مختلف علاقوں میں اسلامی بینکاری کی تشہیر اور آگاہی پھیلانے کے لیے رسی شراکت داری کی گئی ہے۔ مزید برآں نجلی سطح پر مشاورتی عمل کو مزید مستحکم کرنے کے لیے بی ایس سی کے دفاتر میں اسلامی بینکاری فوکس گروپس تشکیل دیے جا رہے ہیں۔ ان گروپس سے آگاہی پیدا کرنے کی کوششوں میں تیزی آنے کے ساتھ ساتھ اسلامی مالیات کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات کے متعلق بازاری کے حصول کا ایک اچھا پلیٹ فارم بھی مہیا ہو جائے گا۔ مقامی چیمبرز آف کامرس، تجارتی و صنعتی تنظیموں، کاشت کار برادری، بینکاری صنعت (روایتی و اسلامی دونوں) کے لیے تعارفی سیمینارز کا پروگرام ترتیب دیا جا رہا ہے۔

اسلامی بینکاری کی ابھرتی ہوئی صنعت کے متعلق طلبہ میں آگاہی پھیلانے سے نہ صرف تعلیمی اداروں میں اسلامی بینکاری سے متعلق کورسز، سرفیکلیٹس، رڈگری پروگراموں کی طلب پیدا ہوگی بلکہ اس سے اسلامی بینکاری کے بارے میں خواندگی میں بھی خاص اضافہ ہوگا۔ اس طرح دانشور اور طلبہ آگاہی مہم کا اہم حصہ ہیں۔ ملک بھر میں اچھی ساکھ کے حامل تعلیمی اداروں سے اس مقصد کی خاطر ایس بی پی (بی ایس سی) کے ذریعے رابطے کیے جا رہے ہیں۔

دیگر اقدامات

پی ایل ایس امانت گزاروں کے لیے اکاؤنٹنگ کا تشہیری مسودہ
شعبے نے پی ایل ایس امانت گزاروں کے لیے اکاؤنٹنگ معیارات پر تشہیری مسودے کی تیاری کے لیے آئی سی اے پی کے ساتھ مل کر کام کیا۔ تشہیری مسودہ تیار کر لیا گیا ہے اور اس پر رائے حاصل کرنے کے لیے اسے متعلقہ فریقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ صنعت کی جانب سے بازاری کی روشنی میں مسودے پر نظر ثانی کرنے کے بعد اسے حتمی شکل دی جائے گی جس کے بعد اسے اکاؤنٹنگ معیار کا درجہ حاصل ہو جائے گا۔

3.5 نگرانی کا مؤثر نظام

3.5.1 ریٹرنز کو آن لائن جمع کرانا

اسٹیٹ بینک نگرانی کے عمل کو بہتر بنانے کی مسلسل کوششیں کرتا رہا ہے اور زیر جائزہ مدت کے دوران اس ضمن میں متعدد اقدامات کیے گئے ہیں جنہیں ذیل میں دیا گیا ہے:

1- خورد ماکاری بینکوں کے لیے سہ ماہی ڈیٹا فائل اسٹرکچر (ڈی ایف ایس) جو کوآرڈینیٹری رپورٹ آف کنڈیشن (آر سی او اے) اور ای کوآرڈینیٹری رپورٹ آف کنڈیشن دونوں کی ہارڈ کاپیز پر محیط ہو، اسے ستمبر 09ء کی سہ ماہی رپورٹنگ سے رپورٹنگ چارٹ آف اکاؤنٹس کے تحت خود کار بنادیا گیا ہے۔ اس سے کاغذ پر مبنی رپورٹنگ سے نجات حاصل ہوگئی ہے اور رپورٹنگ کرنے والے اداروں اور اسٹیٹ بینک دونوں کا خاصا وقت بچانا ممکن ہو سکا ہے۔

2- تمام متعلقہ فریقوں کی جانب سے ڈیٹا کی بروقت منتقلی کو یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے آر سی او اے کے تحت سہ ماہی ڈی ایف ایس جمع کرانے کی مقررہ مدت میں مزید کمی کر دی ہے جو کہ 31 دسمبر 2009ء سے نافذ العمل ہے۔ اب بینکوں کو ترقیاتی مالی اداروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ڈیٹا ایکویزیشن گیٹ وے (ڈی اے جی) پورٹل کے ذریعے اپنا سہ ماہی ڈیٹا پلوڈ کریں اور اس کے لیے 30 دنوں کے بجائے ہر سہ ماہی ختم ہونے کے بعد 18 دن کا وقت دیا گیا ہے۔ اس کی مدت مختصر کرنے سے تمام متعلقہ شعبوں کو بعض

ایم آئی ایس رپورٹس بنانے اور بیرونی فریقوں کو متعلقہ معلومات کی بروقت و موثر انداز میں فراہمی میں مدد ملے گی۔

3.5.2 خرد مالکاری بینکوں کے لیے نظر ثانی شدہ فاصلاتی درجہ بندی کی ساخت

1۔ اسٹیٹ بینک نے خرد مالکاری بینکوں (ایم ایف بیز) کی فاصلاتی نگرانی کو مزید بہتر بنانے کی کوششوں کے سلسلے میں ان کے فاصلاتی درجہ بندی فریم ورک پر نظر ثانی کی ہے۔ یہ فریم ورک انٹرنیشنل کنسلٹنگ کنسورشیم نے 2006ء میں تیار کیا تھا۔ موجودہ نظام کا ایک جامع جائزہ لیا گیا جس میں ان پہلوؤں کی نشاندہی کی گئی جن میں بہتری کی گنجائش موجود ہے۔ ایسے تمام پہلوؤں کا تجزیہ کیا گیا اور ان میں بہتری کے لیے تجاویز دی گئی ہیں۔

یونائیٹڈ نیشنز ڈویلپمنٹ پروگرام (یو این ڈی پی)، ایشین ڈویلپمنٹ بینک انسٹی ٹیوٹ (اے ڈی بی آئی)، کنسلٹیو گروپ ٹو اسسٹ دی پور (سی جی اے پی) اور مائیکرو فنانس انفارمیشن ایکس چینج (ایم آئی ایکس) کے لٹرچر کا جائزہ لیا گیا جس کے بعد ایم ایف بیز کے مالی وغیرہ مالی شعبوں کی جانچ کے لیے کچھ عام تجزیاتی آلات کی نشاندہی کی گئی۔ پہلے سے استعمال کیے جانے والے آلات کو بھی ان کی تعریف سے مزید ہم آہنگ کیا گیا ہے۔

ایک نظر ثانی شدہ فاصلاتی درجہ بندی فریم ورک تیار کیا گیا جس میں جانچ کا جامع طریقہ کار، یکساں اور کثیر سستی ڈیٹا پریزنٹیشن، تمام سہ ماہیوں کے لیے سی اے ای ایل ایس کی دستیابی، اور فریقین سے ڈیٹا کے تبادلے میں آسانی لانا شامل ہے۔ جانچ کے راست اور موضوعی طریقہ کار کا انحصار بڑی حد تک سسٹم سے بننے والے ڈیٹا، حقیقت پسندانہ نشانیوں پر مبنی نئے تناسب اور ایسے دیگر اداروں کا تجزیہ شامل ہے۔

3.6 سرگرم معائنہ

شعبہ بینکاری معائنہ (برمقام) کا مشن مالی نظام کی مضبوطی و استحکام اور مستعد معائنوں کے ذریعے فریقین کے مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔ یہ معائنے بہترین عالمی معیارات اور مالی شعبے میں بدلتے ہوئے عالمی معیارات سے ہم آہنگ ہیں۔

شعبہ بینکاری معائنہ کا اہم فریضہ مالی اداروں کا برمقام معائنہ کرنا ہے جن میں بینک، ترقیاتی مالی ادارے (ڈی ایف آئیز)، خرد مالکاری ادارے (ایم ایف آئیز) اور آپریشنل کمپنیاں شامل ہیں۔ بی آئی ڈی قرضوں کی معافی کے کیسز کے بارے میں خصوصی رپورٹس بھی تیار کرتا ہے اور اندرونی و بیرونی فریقوں اور صارفین کی جانب سے موصول ہونے والی درخواستوں اور شکایات پر خصوصی تفتیش بھی کرتا ہے۔

3.6.1 معائنے کا منصوبہ

بینک

معائنے کے منصوبے پر یکم جولائی 2009ء تا 30 جون 2010ء تک عملدرآمد کیا گیا۔ شعبے نے سال کے دوران 35 بینکوں، رجوائنٹ وینچرز، تخصیصی اداروں کا برمقام معائنہ کیا۔

مبادلہ کمپنیاں

شعبے کے مبادلہ کمپنیوں کے ڈویژن نے سال کے دوران 40 مبادلہ کمپنیوں کا برمقام معائنہ کیا۔

شکایات

شعبے کو سال کے دوران 68 شکایات موصول ہوئیں۔ موصولہ شکایات میں سے 50 کو نمٹایا گیا۔

3.6.2 ترقیاتی منصوبے

شعبے میں سال کے دوران متعدد ترقیاتی منصوبے شروع کرنے کے ساتھ ساتھ معائنے کی موجودہ دستاویزات کی تازہ کاری کی گئی ہے جو حتمی مراحل میں ہے۔ اس میں ہونے والی اہم پیش رفت کو ذیل میں دیا گیا ہے:

- شعبہ کی جانب سے بینکوں اور مبادلہ کمپنیوں کے انفارمیشن سسٹم (آئی ایس) پر مبنی معائنے کیے جاتے رہے ہیں۔ معائنے کے عمل کو مزید بہتر بنانے کے لیے آئی ایس اور مبادلہ کمپنیوں کے مینوفیل تیار کیے گئے ہیں۔
- شعبے نے زر مبادلہ معائنوں کے لیے چیک لسٹس تیار کی ہیں۔
- کیملز (CAMELS) معائنہ نظام کے بعض اجزاء کی چیک لسٹس کی تازہ کاری۔

3.6.3 بازل دوم پینٹ

بازل دوم پینٹ 2007ء میں قائم کیا گیا تھا اور اس کا مقصد سرمائے کے معاہدے کے نفاذ کی نگرانی تھا۔ اس ڈویژن کی سرگرمیوں سے مالی اداروں کو اس معاہدے کی جزئیات سمجھنے میں مدد ملی اور ان کی جدید طریقوں کی جانب منتقلی کی نگرانی بھی ممکن ہو سکی۔ پینٹ نے جو سرگرمیاں انجام دیں انہیں ذیل میں دیا گیا ہے:

- کفایت سرمایہ کے باب کے لیے چیک لسٹس
- 'معیاری طرز فکر میں خطرہ قرض' پریکٹس چارج کے رہنما خطوط
- قبل از معائنہ میٹوکی ٹیمپلٹس، خصوصاً کفایت سرمایہ کا باب لکھنے کے لیے
- خطرہ منڈی چارج کے تحت افقی و عمودی نامظوری معلوم کرنے کے لیے رہنما خطوط
- مقام پر موجود ڈیویوں سے مسلسل رابطہ و تعاون
- کفایت سرمایہ کے لحاظ سے ہر مقام معائنہ

اس کے علاوہ پینٹ نے 'بازل دوم معیاری طرز فکر کے تحت خطرہ بازار کے لیے کیمپٹل چارج کا معائنہ' پر تربیتی پروگرام تیار کیا اور اسے منعقد کرایا گیا۔

3.7 صارفین کا تحفظ

مالی استحکام و اعتماد برقرار رکھنا

چھپلی دہائی میں صارفی مالکاری سے متعلق مالیاتی و ضوابطی امور کی تنظیم نو کے لیے پالیسی سازی میں شعوری طور پر اضافی طرز فکر اختیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بینک زیادہ تر حکومت و سرکاری شعبے، تجارتی مالکاری اور کارپوریٹ شعبے کو قرضے فراہم کر رہے ہیں اور بینکوں کی جانب سے قرضے کی فراہمی کے متعلق منڈی کی قطعہ واریت کے بارے میں پالیسی تبدیل ہوئی ہے جس سے بینکوں کو صارفی مالکاری کے لیے بہتر ماحول کی تخلیق میں مدد ملی۔ اس طرح رہن مالکاری، کار مالکاری، کریڈٹ کارڈز، ذاتی قرضے اور پائیدار صارفی اشیاء کے

جدول 3.3: شکایات نمٹانا	
شکایات کی تعداد	زمرے کا نام
77	اسے ٹی ایم / ڈی بیٹ کارڈز
87	کار مالکاری
291	کریڈٹ کارڈز میں بے قاعدگیاں
72	ترسیلات / وصولی / کلیرنگ میں تاخیر
161	دھوکہ دہی اور جعل سازی
5	رہن مالکاری
530	قرضے / ایڈوانسز
247	غیر اخلاقی رویہ / حرکات
288	پی ایل ایس امانت کھاتے کا آپریشن
67	پنشن کے مسائل
23	فنی قرضے
81	سروس چارجز
148	عملے کے امور
3063	متفرق
5,140	کل

لیے قرضوں کی شکل میں صارفی مالکاری میں تیزی سے توسیع ہوئی ہے۔ مالی خدمات تک رسائی میں اضافے کے عزم کو مد نظر رکھتے ہوئے معاشرے کے نظر انداز کیے جانے والے طبقے اور صارفی وچھوٹے کاروبار کے لیے مالکاری کی فراہمی اسٹیٹ بینک کے بے حد اہمیت کی حامل ہے۔ صارفی اور ایس ایم ای مالکاری میں اضافے کے باعث بینکوں اور ان کے قرض گیروں/صارفین کے درمیان مالی تنازعات میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ بینکاری نظام پر عوام کا اعتماد بڑھانے کے لیے ضروری تھا کہ عملدرآمد و تنازعات کے حل کا ایک عمدہ طریقہ کار وضع کیا جائے۔ اس ضمن میں، بینکوں کے خلاف عوامی شکایات کے فوری ازالے کے لیے اسٹیٹ بینک میں ایک علیحدہ شعبہ صارفی تحفظ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مزید برآں بینکنگ کمپنیز آرڈیننس 1962ء کی دفعہ 82 (ای) کے لحاظ سے اس شعبے کو بینکنگ محتسب پاکستان کے فیصلوں کے خلاف اپیلوں کا فیصلہ کرنے کا اختیار بھی دیا گیا ہے۔ اسٹیٹ بینک میں قائم شعبہ تحفظ صارف رد عمل ظاہر کرنے کے بجائے اب صارفین کے حقوق کے تحفظ کے لیے سرگرم کردار ادا کرنے کی سمت میں گامزن ہے۔ اس کی کوششوں کو ذیل میں دیا گیا ہے۔

- بینکوں و رتیاتی مالی اداروں کے خلاف عوامی شکایات کو موثر انداز میں نمٹانا۔
- تنازعات کو با مقصد انداز میں حل کرنے کے لیے مالی اداروں میں سماجی ذمہ داری کی ثقافت کا فروغ۔
- صارفی تحفظ کی پالیسیوں اور رہنما خطوط کی تیاری اور ان پر نظر ثانی۔
- الیکٹرانک کریڈٹ انفارمیشن بیورو (ای سی آئی بی) ڈیٹا میں تک آن لائن رسائی کے ذریعے خطرہ قرض کے انتظام میں مالی اداروں کی معاونت کرنا۔
- مالی معاملات سے بہتر انداز میں عہدہ برآ ہونے کے لیے صارفین کی تربیت۔

2009-10ء کے دوران 5000 سے زائد شکایات موصول ہوئیں اور ان سے نمٹا گیا۔ ان شکایات میں اے ٹی ایم رڈ بیٹ کارڈز، کار مالکاری، کریڈٹ کارڈز، مجلسازی و دھوکہ دہی، رہن مالکاری، قرضہ و ایڈوانسز، غیر اخلاقی سرگرمیوں، پی ایل ایس رڈ پاژٹ اکاؤنٹ پنشن کے آپریشن میں مشکلات، سروس چارجز، عملے کے مسائل وغیرہ شامل تھے۔

بینکنگ محتسب کے فیصلے کے خلاف 146 اپیلیں موصول ہوئیں جن میں سے سال کے دوران 19 کو نمٹا دیا گیا جبکہ 27 پر تحقیقات جاری ہیں۔

عوامی آگاہی کا فروغ

یہ شعبہ عوام کے لیے صارفی آگاہی کا پروگرام شروع کرنے والا ہے۔ اس مقصد کے لیے تیار کیے جانے والے روڈ میپ میں ایک خصوصی ویب پیج پر امانتوں و قرضہ مصنوعات، اے ٹی ایم رڈ بیٹ کرڈز کے محفوظ استعمال، بینکاری اصطلاحات کی فہرست و شناخت کی چوری اور انٹرنیٹ مجلسازی و الیکٹرانک گھپلوں سے بچنے کے مشورے دیے جائیں گے۔ یہ ویب پیج اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ کا حصہ ہوگا اور اس پر شکایات درج کرانے اور ان سے نمٹنے کے طریقے، صارفی ہیلپ ڈیسک اور اکثر پوچھے جانے والے سوالات بھی دیے جائیں گے۔ پرنٹ میڈیا میں بھی صارفی آگاہی کے متعلق مہم شروع کی جائے گی۔ عوام میں آگاہی پیدا کرنے کے لیے صارفی تحفظ سے متعلق ہدایات بھی پرنٹ میڈیا میں شائع کی جائیں گی۔

الیکٹرانک کریڈٹ انفارمیشن بیورو (ای سی آئی بی)

بینکوں و مالی اداروں کے لیے خطرہ قرض کے نظاموں کی تیاری میں مدد دینے اور ان پر عملدرآمد میں اسٹیٹ بینک کا کردار بے حد اہمیت کا حامل ہے۔ ای سی آئی بی ڈیٹا میں تک رسائی کے باعث تمام بینک اور رکن مالی ادارے اب خطرے، دھوکہ دہی اور نقصان سے بچنے کی خاصی درست پیش گوئی کرنے کے قابل ہو گئے ہیں جس سے قرضے کے مضبوط کچھ کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ 1991ء میں آغاز سے لے کر اب تک ای سی آئی بی اپنے آپریشنز کو قرضوں کی معلومات کے تبادلے کی بہترین عالمی روایات اور بڑھتی ہوئی کاروباری ضروریات سے مسلسل ہم آہنگ کرتا رہا ہے۔ اسٹیٹ بینک میں قائم ای سی آئی بی بہت جدید اور ہائی ٹیک سہولتوں سے مزین ہے اور اپنے اہم فرائض کی انجام دہی کے لیے جدید ترین ٹیکنالوجی کو استعمال کر رہا ہے۔ پہلے سے بہتر صلاحیت کا حامل ہونے اور کارگذاری میں بہتری نے کریڈٹ انفارمیشن بیورو کو اس قابل بنادیا ہے کہ وہ اپنے 101 رکن مالی اداروں کے لیے قرضے کی کسی بھی حد سے قطع نظر 50 لاکھ سے زائد قرض گیروں کا ریکارڈ مرتب کر چکا ہے۔ 2009-10ء کے دوران رکن مالی اداروں نے 14 لاکھ انکوائریز کیں اور

ای سی آئی بی ڈیٹا کے متعلق تقریباً 2,857 شکایات/تنازعات رپورٹنگ کرنے والے مالی اداروں کو بھیجی گئیں اور انہیں نمٹایا گیا۔

نظام کی مسلسل ترقی اور رپورٹ کردہ معلومات کی وسعت کو بڑھانے کے لیے ای سی آئی بی نے کارپوریٹ قرض گیس کی ریٹنگ اور انفرادی قرض گیس کی ریٹنگ کے بارے میں معلومات جمع کرنا شروع کی ہیں۔ ای سی آئی بی سسٹم سافٹ ویئر میں دو اضافی شعبوں کی شمولیت کا مطلب بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کے انتظام خطر کے فرائض کو مزید مضبوط بنانا ہے۔ ایسے طریقے کی اہمیت کے باعث ضروری ہے کہ تمام مالی ادارے خطرے کی ریٹنگ کے نظاموں کو احتیاط سے تیار کریں تاکہ وہ ان کے انتظام خطر کے فریم ورک کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہو سکیں۔